قائداعظم کے مطابق پاکستان کا معاشی نظام

پروفیسر خورشید احمد غوری......(پشاور یونیورسٹی)

اس میں کسی شک و شبے کی گنجائش نہیں کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ ایک عظیم سیاسی رہنما تھے۔ ان کی سیاست سے اختلاف کرنے والے قیام پاکستان سے پہلے بھی موجود تھے اور شاید اب بھی ہوں مگر ان کی عظمت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ وہ ایک بہت ہی عظیم انسان تھے اور پاکستان میں رہنے والے لوگ کبھی بھی ان کے احسانات سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ ان کے خیالات پاکستان کے معاشی نظام کے متعلق کیا تھے۔ اس مختصر سے مضمون میں اس کا جائزہ لیا جائیگا۔

قائداعظم محمد علی جناح کا تعلق ایک تجارتی خاندان سے تھا۔ ان کے والد جناح پونجا ایک بڑے بزنس مین تھے۔ انہوں نے انیسویں صدی کے آخر میں جب نوجوان محمد علی جناح کو انگلینڈ بھیجا تو قائداعظم نے جو اس وقت صرف محمد علی جناح تھے، نہ صرف قانون کی تعلیم حاصل کی بلکہ انگلینڈ میں کچھ عرصہ ایک جہاز ران کمپنی میں Part Time Job بھی کیا۔

اس زمانے کے بڑے بڑے کاروباری اور مشہور افراد سے ان کے ذاتی تعلقات تھے جیسے جناب سر آغا خان سوئم، جناب آدم جی، جناب سیٹھ داؤد، جناب ابوالحسن ایم اصفہانی، جناب عبداللہ ہارون، جناب ہاشم حسن سوت والا، جناب حبیب (حبیب بنک والے) اور جناب امیر علی فینسی۔ یہ تمام بڑے کاروباری حضرات (Businessmen) قائداعظمؒ سے ذاتی تعلقات کی وجہ سے قیام پاکستان کے بعد پاکستان Shift ہو گئے اور ملک کی اقتصادی ترقی میں ان سب نے اہم کردار ادا کیا جبکہ بعض بڑے Businessmen نے افریقہ سے بھی اپنے اپنے کاروبار پاکستان Shift کیے جو کہ پاکستان کی اقتصادی ترقی میں بہت ممد و معاون ثابت ہوئے۔

قائداعظمؒ کے قول و فعل سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ وہ پاکستان کو ایک کامیاب صنعتی ملک کے طور پر ترقی دینا چاہتے تھے۔

1947ء میں (جب پاکستان قائم ہوا) موجودہ پاکستان کے علاقے میں صرف 6 کارخانے تھے اور پاکستان Major Agricultural Product صرف کپاس (Cotton) کی تھی۔ اس وقت کے مطابق مشرقی پاکستان پٹ سن (Juite) پیدا کر رہا تھا۔

قائداعظم نے 27 اپریل 1948ء کو کراچی کے چیمبر آف کامرس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے پاکستان کو آزاد تجارتی پالیسی اپنانا ہو گی پاکستان کو سوت، پٹ سن، کھال اور اون کی برآمدات بڑھانا چاہئے ہم نے حالات کو درست کرنا ہے جس میں بنک مدد دے سکتے ہیں نیز آپ نے نجی تجارت کو فروغ دینے کا عندیہ بھی دیا تھا۔

قائداعظم نے پاکستان کی جو تجارتی پالیسی بیان کی تھی اس کے مطابق کاٹن انڈسٹری کو Concession دیئے گئے جس کے نتیجے میں 1958 کے بعد فیلڈ مارشل ایوب خان کی حکومت میں کاٹن انڈسٹری نے خاطر خواہ ترقی کی اور 1960ء تک کاٹن کے 100 سے زیادہ کارخانے قائم کیے گئے۔

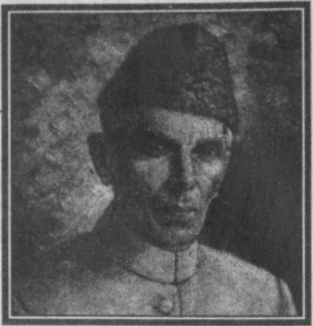

قائداعظم نے یکم جولائی 1948ء کو اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر فرمایا تھا کہ "میں اشتیاق اور دلچسپی سے معلوم کرتا رہوں گا کہ آپ کی مجلس تحقیق بنک کاری کے ایسے طریقے کیوں کر وضع و اختیار کرتی ہے جو معاشرتی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات کے مطابق ہوں مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لئے لاینحل مسائل پیدا کر دیئے ہیں اور اکثر لوگوں کی یہ رائے ہے کہ مغرب کو اس تباہی سے کوئی معجزہ ہی بچا سکتا ہے جو مغرب کی وجہ سے دنیا کے سر پر منڈلا رہی ہے۔ مغربی نظام افراد انسانی کے مابین انصاف کرنے اور بین الاقوامی میدان میں آویزش اور چپقلش دور کرنے میں ناکام رہا ہے...... اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظریہ اور نظام اختیار کیا تو عوام کی پرسکون خوشحالی حاصل کرنے کے اپنے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہ ملے گی اپنی تقدیر ہمیں اپنے منفرد انداز میں بنانی پڑے گی۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی معاشی نظام پیش کرنا ہے جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے اسلامی تصورات پر قائم ہو ایسا نظام پیش کر کے گویا ہم مسلمانوں کی حیثیت میں اپنا فرض انجام دیں گے انسانیت کو سچے اور صحیح امن کا پیغام دیں گے کہ صرف ایسا امن ہی انسانیت کو جنگ کی ہولناکی سے بچا سکتا ہے صرف ایسا امن ہی اپنی نوع انسان کی خوشی اور خوشحالی کا امین و محافظ ہو سکتا ہے"

حکمرانوں کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ قائداعظم کے خیالات کے مطابق اسلامی جمہوریہ پاکستان میں معاشی نظام جاری کریں تاکہ یہاں پر کوئی غریب باقی نہ رہے

دنیا میں دو معاشی نظام معروف ہیں یعنی Socialism اور Capitalism جناب قائداعظمؒ نے کسی بھی موقع پر روس اور چین کے نظام کو اختیار کرنے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ البتہ انہوں نے ایک موقع پر یہ ضرور فرمایا تھا کہ چند بنیادی Service Providing Industries حکومت کے کنٹرول میں ہونا چاہئیں مثلاً ریلوے، پوسٹل سروسز اور ٹیلی فون وغیرہ علاوہ ازیں بابائے قوم نے مختلف مواقع پر مغربی نظام کی خرابیوں سے بھی اہل قوم کو آگاہ کیا۔ گویا کہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قائداعظمؒ ایک ایسے نظام کے متمنی تھے جو سوشلزم و کیمونزم اور کیپٹلزم و فری مارکیٹ اکانومی۔ دونوں کی خرابیوں سے پاک اور دونوں کی خوبیوں پر مشتمل ہو۔ یعنی ان دونوں کے درمیان کا ایک نظام ہو۔ آپ چاہیں تو اسے اسلامی سوشلزم کہہ لیں چاہیں تو اسلامی کیپٹلزم کہہ لیں اور چاہیں تو صرف اسلامی نظام معیشت کہہ لیں۔

کامرس کے ادنیٰ طالب علم کے طور پر میری سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ قائداعظم ایک ایسا نظام چاہتے تھے جس میں امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ زیادہ ہونے کی بجائے کم ہو اور ملک کے عوام ایک خوشحال اور آزاد زندگی بسر کر سکیں قائداعظم کا پاکستان ایسا ہونا چاہئے جو بیرونی قرضوں سے آزاد ہو جس میں بیروزگاری کا خاتمہ ہو اور جس میں اتنا Potential ہو کہ وہ اسلامی اقوام کی Leadership کے منصب پر فائز ہو سکے۔

■ [illegible]

[illegible] 25 [illegible] 10 [illegible] 1948 [illegible] 11 [illegible]